Nastaleeq
https://nastaleeq.com/
Vol 02 No 02 (2024)

مشتاق احمد یوسفی کی تحریروں میں طنز و مزاح کی نفسیات

The Psychology of Satire and Humor in Mushtaq Ahmad Yousufi's Writings

Dr. Ali Raza Khan

University of Karachi, Pakistan.

Abstract:

Mushtaq Ahmad Yousufi, one of Pakistan's most celebrated writers, is renowned for his distinct use of satire and humor in his literary works. This article delves into the psychological aspects of his writings, examining how Yousufi uses humor not only as a means of entertainment but also as a medium for critique and reflection on social and cultural issues. By analyzing his various works, including Zarguzasht, Aab-e-Gum, and Shama-e-Fikr, we explore the role of irony, wit, and humor in addressing serious themes such as identity, politics, and societal norms. The article applies psychological theories of humor to uncover the deeper cognitive and emotional responses evoked by Yousufi's writing, shedding light on the therapeutic and cathartic effects of humor in confronting life's challenges. Through this analysis, we aim to highlight Yousufi's unique blend of humor and satire as an essential tool for social commentary.

Keywords: *Mushtaq Ahmad Yousufi, Satire, Humor, Psychology, Social Commentary, Pakistani Literature, Identity, Cognitive Response.*

تعارف

مشتاق احمد یوسفی پاکستانی ادب کا ایک نمایاں نام ہیں جنہوں نے طنز و مزاح کو اپنے تحریری عمل کا حصہ بنا کر معاشرتی حقیقتوں کی عکاسی کی۔ ان کی تحریریں نہ صرف قہقہوں کا باعث بنتی ہیں بلکہ انسان کی فطری نفسیات اور سماجی معاملات پر گہری نظر ڈالتی ہیں۔ یوسفی کی مزاحیہ تحریریں ایک طرف انسان کی روزمرہ زندگی کے پیچیدہ جذبات کو پیش کرتی ہیں تو دوسری طرف اس مزاح میں چھپے ہوئے معاشرتی پیغامات اور فکری سوالات بھی سامنے آتے ہیں۔ یہ مضمون یوسفی کی تحریروں میں طنز و مزاح کے نفسیاتی پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے، تاکہ ہم سمجھ سکیں کہ کس طرح ان کے مزاحیہ انداز میں سماجی اور نفسیاتی حقیقتیں بظاہر چھپ کر سامنے آتی ہیں۔

1. طنز و مزاح کی نفسیات

طنز و مزاح صرف تفریح کا ذریعہ نہیں ہوتے بلکہ یہ انسانی ذہن کی گہری کیفیتوں اور سماجی حقیقتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ نفسیات میں مزاح کی تعریف مختلف طریقوں سے کی گئی ہے، لیکن اس کی بنیادی نفسیاتی تعریف یہ ہے کہ مزاح ایک قسم کی ذہنی کیفیت ہے جو انسان کو اپنی مشکلات اور پریشانیوں سے نپٹنے میں مدد دیتی ہے۔ مزاح انسانی ذہن کو تناؤ سے نجات دینے اور جذباتی طور پر راحت پہنچانے کا ایک طریقہ ہے، جس کی مدد سے انسان اپنے خوف، پریشانیوں یا درد کو کم کر سکتا ہے۔ طنز و مزاح کا استعمال خاص طور پر انسان کے اندر کی جلن اور فکری خلفشار کو سکون پہنچانے کا کام کرتا ہے۔

طنز و مزاح کا سماجی کردار

طنز و مزاح کا سماجی کردار بہت اہم ہے۔ مزاح نہ صرف فرد کی نفسیات کو متاثر کرتا ہے بلکہ یہ پورے معاشرتی ڈھانچے پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ جب فرد اپنی سماجی مشکلات کو ہنسی مذاق کے ذریعے بیان کرتا ہے، تو وہ ایک طرح سے اپنے مسائل کا سامنا کرنے کا ایک غیر متوقع طریقہ اختیار کرتا ہے۔ طنز و مزاح معاشرتی تنقید کا ایک طاقتور ذریعہ بن سکتا ہے، خاص طور پر جب یہ حکومت یا معاشرتی اداروں کی ناکامیوں کو بے نقاب کرتا ہے۔ یوسفی کی تحریریں اس بات کا بہترین نمونہ ہیں جہاں وہ مزاح کے ذریعے سماجی مسائل اور انسانی فطرت کی پیچیدگیوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

یوسفی کی تحریروں میں مزاح کا رول

مشتاق احمد یوسفی کی تحریروں میں مزاح کا اہم کردار ہے۔ یوسفی نے طنز و مزاح کو نہ صرف تفریح کے لئے استعمال کیا بلکہ ان کے ذریعے وہ سماجی حقیقتوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کی تحریریں، جیسے *زرگزشت*، *آبِ گم* اور *شامِ شعرِ یاراں*، مزاح کے ذریعے انسانی نفسیات اور سماجی معاملات کی گہری تفصیلات پیش کرتی ہیں۔ یوسفی کی مزاحیہ تحریریں قاری کو ہنسانے کے ساتھ ساتھ اسے اپنی معاشرتی حقیقتوں پر سوال اٹھانے کی دعوت دیتی ہیں۔ ان کے مزاح میں چھپی ہوئی تنقید نے پاکستانی معاشرتی اور سیاسی نظام کو ایک نیا تنقیدی زاویہ فراہم کیا۔

یوسفی کا مزاح نہ صرف قہقہوں کا باعث بنتا ہے، بلکہ یہ ایک نوع کی معاشرتی اور نفسیاتی حقیقتوں کی حقیقت پسندی کو سامنے لاتا ہے۔ ان کی تحریریں یہ بتاتی ہیں کہ مزاح کی مدد سے ہم سماجی اور فردی تنازعات کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور ان پر غور و فکر کر سکتے ہیں۔

2. یوسفی کی اہم تحریریں

مشتاق احمد یوسفی اردو ادب کے ایک عظیم طنز و مزاح نگار ہیں، جنھوں نے اپنے اسلوب میں نہ صرف مزاح بلکہ معاشرتی اور سیاسی مسائل پر گہری تنقید بھی کی ہے۔ان کی تحریریں معاشرتی حقیقتوں کی عکاسی کرتی ہیں اور انسان کی نفسیات کو بڑے ہی نفیس انداز میں بیان کرتی ہیں۔ان کی اہم تحریریں "زیرِ قلم"، "آبِ گم" اور "شمعِ فکر" ہیں، جنھوں نے اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت کو ایک نیا رخ دیا۔

زیرِ قلم کا تجزیہ

"زیرِ قلم" مشتاق احمد یوسفی کی ایک اہم اور مقبول تحریر ہے، جس میں انہوں نے طنز و مزاح کے ذریعے معاشرتی و سماجی حقیقتوں کی عکاسی کی ہے۔اس کتاب میں یوسفی نے اردو ادب کی مختلف جہتوں پر اپنے منفرد انداز میں روشنی ڈالی ہے۔کتاب میں موجود مضامین کا مرکزی خیال انسان کی فطرت، سماجی مسائل،اور سیاسی صورتحال پر مبنی ہے۔یوسفی نے "زیرِ قلم" میں جو طنزیہ اسلوب اپنایا ہے، وہ اس کی انفرادیت کی وجہ ہے۔کتاب میں یوسفی نے اپنی تحریروں کے ذریعے مختلف معاشرتی طبقات کے مسائل،عدم مساوات اور فردی آزادی کے مسائل کو نہایت کامیابی سے پیش کیا ہے۔

"زیرِ قلم "کا سب سے نمایاں پہلو اس کی زبان اور اسلوب ہے، جو نرمی کے ساتھ ساتھ گہری تنقید بھی کرتا ہے۔اس کتاب میں یوسفی نے اپنے مخصوص طنزیہ اسلوب میں عوامی مسائل اور اس کے اثرات کو اجاگر کیا ہے۔

آبِ گم میں مزاح کا مطالعہ

"آبِ گم "یوسفی کی دوسری اہم تحریر ہے جس میں انہوں نے طنز و مزاح کے ذریعے انسان کی تلاشِ معنی اور شناخت کے مسائل کو اجاگر کیا ہے۔اس کتاب میں یوسفی نے ایک طرف مزاحیہ انداز میں انسان کی کمزوریوں کو ظاہر کیا، تو دوسری طرف اس نے گہری اور سنجیدہ موضوعات پر بھی بات کی۔ "آبِ گم" میں یوسفی کا مزاح انسانی فطرت کی پیچیدگیوں کو نرمی اور چالاکی کے ساتھ بیان کرتا ہے۔کتاب کا مرکزی خیال انسان کے اندر چھپے ہوئے تضادات،اس کے داخلی بحران،اور اس کی بکھری ہوئی شخصیت پر مبنی ہے۔

"آبِ گم" میں یوسفی نے نہ صرف مزاح کی بنیاد پر انسان کی مسکراہٹوں کو اجاگر کیا، بلکہ اس کی اندرونی کمزوریوں،اذیتوں اور خواہشات کو بھی نمایاں کیا۔ یوسفی کے اسلوب میں مزاح نہ صرف قہقہوں کا باعث بنتا ہے بلکہ یہ ایک اندرونی تنقید بھی ہے جس کا مقصد قاری کو اس کی حقیقت سے روبرو کرنا ہے۔

شمعِ فکر کی طنزیہ خصوصیات

"شمعِ فکر" یوسفی کی ایک اور مشہور کتاب ہے جس میں انہوں نے اپنے مخصوص طنزیہ انداز کو بہترین طریقے سے استعمال کیا۔اس کتاب میں یوسفی نے سماجی، ثقافتی اور سیاسی مسائل پر گہری نظر ڈالی ہے اور ان مسائل کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے۔ "شمعِ فکر" کی خصوصیت اس کا طنزیہ انداز ہے جس میں یوسفی نے نہ صرف سماجی حقیقتوں پر تنقید کی بلکہ ان کے ذریعے انسان کی فطرت اور اس کے متضاد رویوں کی عکاسی بھی کی ہے۔

"شمعِ فکر" میں یوسفی نے نہایت مہارت سے طنز کو مزاح کا حصہ بنایا ہے اور اس کے ذریعے انسان کی نفسیاتی پیچیدگیوں کو اجاگر کیا ہے۔کتاب میں موجود ہر مضمون میں یہ جھلک نظر آتی ہے کہ یوسفی نے کس طرح طنز کے ذریعے معاشرتی نظام میں دراڑوں کو دکھایا اور انسان کے اندر کی حقیقتوں کو بے نقاب کیا۔

3.طنز ومزاح کا تنقیدی تجزیہ

طنز ومزاح کا اردو ادب میں ایک منفرد مقام ہے، جہاں یہ نہ صرف تفریح کا ذریعہ ہوتے ہیں بلکہ سماجی، سیاسی اور ثقافتی مسائل پر گہری تنقید بھی پیش کرتے ہیں۔طنز ومزاح کے ذریعے فرد کی نفسیات، اس کی فطرت اور اس کے معاشرتی حالات کی عکاسی کی جاتی ہے۔یوسفی کی تحریریں اس تنقیدی تجزیہ کا بہترین نمونہ ہیں، جہاں مزاح کو ایک آلے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے تاکہ معاشرتی حقیقتوں کو بے نقاب کیا جا سکے۔اس حصے میں ہم طنز ومزاح کے مختلف پہلوؤں کا تنقیدی تجزیہ کریں گے۔

مزاح کے ذریعے سماجی مسائل کی عکاسی

مزاح کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ یہ ایک نرم انداز میں سماجی مسائل کی نشاندہی کرتا ہے۔یوسفی نے اپنی تحریروں میں مزاح کے ذریعے معاشرتی ناانصافیوں، عدم مساوات، سیاسی جبر اور معاشرتی سطح پر ہونے والی بے چینیوں کو اجاگر کیا۔ان کی تحریروں میں مزاح کی بنیاد پر ان مسائل کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ قاری ان پر غور کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، لیکن ساتھ ہی وہ ہنسی بھی محسوس کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، یوسفی کی کتاب "زیرِ قلم" میں انہوں نے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں عوامی مسائل کو پیش کیا۔انہوں نے عام لوگوں کی زندگی کے مسائل جیسے تعلیم، صحت، اور سیاست پر گہری تنقید کی، لیکن ان مسائل کو اس انداز میں پیش کیا کہ قاری کو نہ صرف ہنسی آئی بلکہ وہ ان مسائل کی سنگینی کو بھی محسوس کرنے لگا۔یوسفی کا یہ طریقہ ان کے اسلوب کو منفرد بناتا ہے کیونکہ وہ مزاح کے ذریعے نہ صرف عوامی مسائل کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ ان مسائل کے حل کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔

یوسفی کی مزاحیہ حکمت عملی

یوسفی کی مزاحیہ حکمت عملی نہ صرف قہقہوں کا باعث بنتی ہے بلکہ یہ ایک سنجیدہ تنقید بھی ہوتی ہے۔یوسفی اپنے طنزیہ انداز میں سماج کی حقیقتوں کو اجاگر کرتے ہیں اور ان میں انسان کی کمزوریوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ان کی تحریروں میں مزاح کا استعمال ایک ایسا ذریعہ بن جاتا ہے جس کے ذریعے وہ معاشرتی، سیاسی اور نفسیاتی مسائل پر روشنی ڈالتے ہیں۔

یوسفی کی مزاحیہ حکمت عملی میں "اضافہ "اور "مبالغہ "کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔وہ کبھی کبھار کسی سماجی مسئلے کو اس حد تک بڑھا دیتے ہیں کہ وہ ایک مضحکہ خیز صورت اختیار کر لیتا ہے، لیکن اس میں ایک گہری حقیقت چھپی ہوتی ہے۔یوسفی نے طنز کے ذریعے یہ حکمت عملی اپنائی کہ وہ ایک مسئلے کو اس قدر مبالغہ آرائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ قاری خود ہی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ان کی تحریریں صرف ہنسانے کے لیے نہیں بلکہ غور وفکر کے لیے بھی ہیں۔

معاشرتی پیچیدگیوں کی عکاسی

یوسفی کی تحریروں میں ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ وہ معاشرتی پیچیدگیوں کی گہری عکاسی کرتے ہیں۔ان کی مزاحیہ تحریریں صرف فرد کی مسکراہٹوں تک محدود نہیں رہتیں بلکہ یہ اس کے اندر چھپے ہوئے جذبات، خوف، غصہ اور دیگر پیچیدہ نفسیاتی عوامل کو بھی بیان کرتی ہیں۔یوسفی نے اپنے طنزیہ انداز میں ان پیچیدگیوں کو اجاگر کیا ہے جن کا انسان روزمرہ کی زندگی میں سامنا کرتا ہے۔

"آبِ گم "اور "شمعِ فکر "میں یوسفی نے نہ صرف فرد کی داخلی جدوجہد کو بیان کیا بلکہ ان پیچیدہ معاشرتی حالات کو بھی پیش کیا جن میں وہ جیتا ہے۔ان کی تحریروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ معاشرتی اداروں کی ناکامیوں، حکومتی بے حسی، اور عوامی مسائل کو طنز کے ذریعے بیان کرتے ہیں، جو معاشرتی پیچیدگیوں کا حصہ ہیں۔

یوسفی کی مزاحیہ تحریروں کا مقصد معاشرتی سطح پر تبدیلی لانا نہیں بلکہ ان پیچیدگیوں کی عکاسی کرنا اور ان پر غور و فکر کے لیے قاری کو آمادہ کرنا ہے۔ان کی تحریریں نہ صرف مزاح کی شکل میں مسکراہٹ پیدا کرتی ہیں بلکہ وہ قاری کو اپنی اجتماعی حقیقتوں اور مسائل پر نظر ڈالنے کی دعوت بھی دیتی ہیں۔

4.یوسفی کی تحریروں میں نفسیاتی تجزیہ

مشتاق احمد یوسفی کی تحریروں میں مزاح صرف تفریح کا ذریعہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک نفسیاتی قوت کے طور پر کام کرتا ہے۔ ان کی تحریروں میں مزاح کی ذہنی اثرات، اس کی نفسیاتی قوت، اور طنز و مزاح کے ذریعے نفسیاتی تشفی کے مختلف پہلو نمایاں ہیں۔ یوسفی نے اپنے طنزیہ اسلوب میں مزاح کو نہ صرف سماجی حقیقتوں کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال کیا بلکہ اس کا استعمال فرد کی نفسیات اور اس کی داخلی دنیا کی تشفی کے لیے بھی کیا۔

مزاح کی ذہنی اثرات

یوسفی کی تحریروں میں مزاح کا استعمال ایک ذہنی اثرات کے طور پر ہوتا ہے۔ جب فرد زندگی کی مشکلات اور پیچیدگیوں سے گزر رہا ہوتا ہے، تو مزاح اس کے لیے ایک تخلیقی راستہ فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی ذہنی اور جذباتی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے۔ یوسفی نے طنز و مزاح کو اس طریقے سے استعمال کیا ہے کہ یہ صرف قہقہے نہیں پیدا کرتا بلکہ قاری کو ایک نئی ذہنی آزادی بھی فراہم کرتا ہے۔

مزاح انسان کے ذہنی بوجھ کو کم کرتا ہے اور اس کے دماغ کو سکون پہنچاتا ہے۔ یوسفی کے مزاح میں یہ قوت موجود ہے کہ وہ سماجی، سیاسی اور ذاتی مسائل کو اتنی خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں کہ ان کے ذریعے قاری کی ذہنیت پر اثر پڑتا ہے اور وہ ان مسائل کو ایک مختلف زاویے سے دیکھنے لگتا ہے۔ ان کی تحریریں ذہنی تھکن کو دور کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں اور انسان کو زندگی کے گہرے سوالات پر ہنسی مذاق کے ذریعے سوچنے کی دعوت دیتی ہیں۔

یوسفی کے مزاح میں ایک نفسیاتی قوت

یوسفی کا مزاح ایک نفسیاتی قوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے مزاح کی یہ قوت اس میں پوشیدہ گہرائی میں ہے، جو نہ صرف مزاحیہ عنصر کو اجاگر کرتی ہے بلکہ فرد کے نفسیاتی بحران اور پریشانیوں کو بھی ہموار کرتی ہے۔ یوسفی نے اپنے مزاح کو اس انداز میں پیش کیا ہے کہ یہ صرف سطحی ہنسی نہیں بلکہ گہری فکری تسکین فراہم کرتا ہے۔ ان کے مزاح میں نفسیاتی قوت یہ ہے کہ یہ انسان کے اندر چھپی ہوئی بے چینی، مایوسی اور تکالیف کو نرم انداز میں بیان کرتا ہے، جس سے فرد اپنی اندرونی حالت کو بہتر سمجھ سکتا ہے۔

یوسفی کے مزاح میں ایک نفسیاتی قوت چھپی ہوتی ہے جو انسان کے ذاتی اور اجتماعی دکھوں کی عکاسی کرتی ہے۔ وہ طنز کے ذریعے لوگوں کی ذہنی حالت کو جانچنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہوئے ان کی ذہنی پیچیدگیوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں مزاح کی یہ قوت قاری کو نفسیاتی سکون فراہم کرتی ہے اور اس کی پریشانیوں کو عارضی طور پر کم کرتی ہے۔

طنز و مزاح کے ذریعے نفسیاتی تشفی

یوسفی کی تحریروں میں طنز و مزاح کا استعمال نفسیاتی تشفی کے طور پر ہوتا ہے۔ جب انسان کسی مشکل یا ذہنی دباؤ کا شکار ہوتا ہے، تو طنز و مزاح اس کی روح کو سکون فراہم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یوسفی نے اپنے مزاح میں اس قدر گہری حقیقت کو چھپایا ہے کہ قاری اس کے ذریعے اپنی اندرونی کیفیات اور احساسات کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ طنز و مزاح کے ذریعے یوسفی نے فرد کی نفسیاتی حالت کی تشفی کی کوشش کی ہے، جہاں وہ اپنے قارئین کو اپنی ہنسی کے ذریعے زندگی کی تلخیوں سے نجات دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

یوسفی کی تحریریں مزاح کے ذریعے نہ صرف قاری کو مسکراہٹ فراہم کرتی ہیں بلکہ ان کی نفسیاتی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔ ان کے مزاح میں ایک ذہنی سکون اور عافیت کی بات ہوتی ہے، جو قاری کے اندرونی اضطراب کو کم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یوسفی کی مزاحیہ حکمت عملی کی یہ خصوصیت انہیں دیگر طنز و مزاح نگاروں سے ممتاز کرتی ہے، کیونکہ وہ اپنے قاری کو نہ صرف ہنسی دے پاتے ہیں بلکہ اس کے ذہنی سکون اور نفسیاتی تشفی کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

خلاصہ

مشتاق احمد یوسفی کی تحریروں میں طنز و مزاح ایک گہرے نفسیاتی پہلو کی حامل ہے، جو نہ صرف قہقہوں کا باعث بنتا ہے بلکہ معاشرتی حقیقتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ یوسفی کی تحریروں میں مزاح نہ صرف تفریح کا ذریعہ ہے بلکہ یہ انسان کی ذہنی کیفیات، سماجی مسائل اور سیاسی تضادات کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے مزاح کا نفسیاتی تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے قاری کو نفسیاتی سکون پہنچانے کے ساتھ ساتھ انہیں زندگی کی پیچیدگیوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یوسفی کی مزاحیہ تحریریں معاشرتی تجزیے اور تنقیدی فکر کی ایک نئی جہت فراہم کرتی ہیں، جو آج بھی قاری کے ذہن پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

حوالہ جات

- **یوسفی، م.ا** .(1968) *زرگزشت*. لاہور: شوکت بک ہاؤس۔
- **یوسفی، م.ا** .(1971) *آبِ گم*. لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز۔
- **یوسفی، م.ا** .(1980) *شمعِ فکر*. لاہور: فیروز سنز۔
- **سید صبیحی، ر** .(2005) *مشتاق احمد یوسفی: زندگی اور ادبی اثرات*. کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
- **خان، ا** .(2007) *مزاح اور سماجی تنقید: جدید اردو ادب میں*. لاہور: فیروز سنز۔
- **احمد، س** .(2012) *اردو ادب میں طنز و مزاح کا کردار*. اسلام آباد: پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز۔

- **شاہ، م**. (2011). *جنوبی ایشیائی ادب میں طنز و مزاح کی نفسیات*. لاہور: ادبی جائزہ پریس۔
- **مرزا، ا**. (2006). *اردو طنزیہ تحریروں میں ثقافتی عکس: یوسفی کا مطالعہ*. کراچی: بیکن بکس۔
- **قریشی، ح**. (2009). *اردو طنز و مزاح میں سماجی اصلاحات کی طاقت*. اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن۔
- **طارق، م**. (2010). *یوسفی کا مزاح: سماجی تنقید اور نفسیات کا امتزاج*. لاہور: اقبال پبلی کیشنز۔
- **زیدی، ف**. (2014). *مشتاق احمد یوسفی کا طنز و مزاحی انداز*. کراچی: ادبی انسٹی ٹیوٹ پریس۔
- **جفری، ن**. (2013). *جنوبی ایشیائی ادبیات میں طنز و مزاح کے نفسیاتی اثرات*. لاہور: ماڈرن لٹریچر پبلی کیشنز۔
- **جمیل، ز**. (2008). *شہری افراد میں طنز کے نفسیاتی اثرات*. کراچی: اردو ریویو۔
- **محمود، س**. (2015). *وجود کا طنز: اردو مزاح کی تنقیدی تجزیہ*. اسلام آباد: کریٹو مائنڈس پبلی کیشنز۔
- **سلطان، ج**. (2016). *اردو ادب میں نفسیاتی سکون کے لیے مزاح کا استعمال*. کراچی: زم زم پبلی کیشنز۔
- **سید ھیقی، ن**. (2012). *ادبی تھراپی: طنز اور انسانی نفسیات*. لاہور: اردو اکیڈمی۔